پیاز کاٹتے وقت آنکھوں سے نکلنے والا پانی کیا وضو توڑ دے گا؟

مجیب: ابو محمد مفتی علی اصغر عطاری مدنی

فتوی نمبر: Nor-12425

تاریخ اجراء: 29 صفر المظفر 1444ھ/26 ستمبر 2022ء

دار الافتاء اہلسنت

(دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے کرام اس مسئلہ کے بارے میں کہ پیاز کاٹتے وقت آنکھوں سے جو پانی نکلتا ہے، کیا اس پانی کے نکلنے سے وضو ٹوٹ جائے گا؟

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡجَوَابُ بِعَوۡنِ الۡمَلِكِ الۡوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الۡحَقِّ وَالصَّوَابِ

آنکھ سے نکلنے والا وہ پانی وضو توڑتا ہے جو کسی آنکھ کی بیماری یا آنکھ میں زخم کی وجہ سے نکلے، **جبکہ پیاز کاٹتے وقت آنکھوں سے نکلنے والا پانی چونکہ کسی بیماری یا زخم کی وجہ سے نہیں نکلتا لہذا اس پانی کے نکلنے سے وضو نہیں ٹوٹے گا۔**

جیسا کہ فقہائے کرام کی تصریحات کے مطابق جو پانی بغیر کسی بیماری کے جسم سے نکلے تو وہ پانی پاک ہے مثلاً زکام، خوشی یا غمی کے موقع پر آنکھوں سے نکلنے والے آنسو، تو یہ پاک ہیں اور ان کے نکلنے سے وضو بھی نہیں ٹوٹے گا۔

بیماری کے سبب بہنے والی رطوبت ناقضِ وضو ہوتی ہے۔ جیسا کہ غنیۃ المستملی ہے: "کل مایخرج من علۃ من ای موضع کان کالاذن والثدی والسرۃ ونحوھا فانہ ناقض علی الاصح لانہ صدید" یعنی جو بھی پانی بیماری کی وجہ سے بدن کے حصے سے خارج ہو مثلاً کان، پستان، ناف وغیرہ تو اصح قول کے مطابق وہ وضو کو توڑنے والا ہے اس لئے کہ وہ زخم کا پانی ہے۔ (غنیۃ المستملی، ص116، مطبوعہ کوئٹہ)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ فتاوی رضویہ میں ارشاد فرماتے ہیں: "ہمارے علماء نے فرمایا: **جو سائل (یعنی بہنے والی چیز) بدن سے بوجہِ علت خارج ہو، ناقضِ وضو ہے، مثلاً آنکھیں دُکھتی ہیں یا جسے ڈھلکے کا عارضہ ہو یا آنکھ، کان، ناف وغیرہا میں دانہ یا ناسور یا کوئی مرض ہو ان وجوہ سے جو آنسو، پانی بہے، وضو کا ناقض ہوگا۔**" (فتاوی رضویہ، ج01 (الف)، ص349، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

اگر پانی بغیر کسی بیماری، درد وغیرہ کے نکلے تو وہ پاک ہے اور ناقضِ وضو بھی نہیں۔ جیسا کہ تحفۃ الفقہاء میں ہے: ”**وأما إذا كان الخروج من غير السبيلين فإن كان الخارج طاهراً مثل الدمع** والريق والمخاط والعرق واللبن ونحوها **لا ينقض الوضوء بالإجماع** وإن كان نجساً ينقض الوضوء“ **یعنی جب غیر سبیلین سے** خارج ہونے والی چیز پاک ہو مثلاً آنسو، تھوک، رینٹھ، پسینہ، دودھ وغیرہ تو بالاجماع ان چیزوں سے وضو نہیں ٹوٹے گا اور اگر ناپاک ہو تو وہ وضو ٹوٹ جائے گا۔ (تحفة الفقهاء، كتاب الطهارة، باب الحدث، ج 01، ص 18، دار الكتب العلمية، بيروت)

فتاوی رضویہ میں ہے: ”بالجملہ اُن کے کلمات قاطبہ ناطق ہیں کہ حکمِ نقض، احتمال و ظنِ خون وریم کے ساتھ دائر ہے، **نہ کہ زکام سے ناک بہی اور وضو گیا، بحران میں پسینہ آیا اور وضو گیا، پستان کی قوتِ ماسکہ ضعیف ہونے سے دودھ بہا اور وضو گیا** ہرگز نہ اس کا کوئی قائل نہ قواعدِ مذہب اس پر مائل۔“ (فتاوی رضویہ، ج 01 (الف)، ص 364، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

سیدی اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ ایک دوسرے مقام پر ارشاد فرماتے ہیں: ”والذی یظنہ العبد الضعیف ان ما کان خروجہ معتادا ولا ینقض لا ینقض ایضا اذا فحش وان عد حینئذ علة فیما یعد **الا تری انّ العرق لا ینقض** فاذا فحش جداً كما في بحران المحموم أو بعض الأمراض **لم ينقض أيضاً وكذالك الدمع** واللبن والريق“ ترجمہ: یہ کمزور بندہ گمان کرتا ہے کہ جس چیز کا بطور عادت نکلنا ناقض وضو نہ ہو، وہ زیادہ نکلے تو بھی وضو نہیں توڑے گی اگرچہ زیادہ نکلنے کو مرض شمار کیا جائے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ پسینہ وضو نہیں توڑتا مگر جب بہت زیادہ پسیہ آئے جیسے شدت بخار یا دوسرے مرض میں تو بھی وضو نہیں ٹوٹے گا۔ یونہی آنسو، دودھ اور تھوک کا حکم ہے۔

اس کے حاشیہ میں مفتی اعظم ہند مولانا مصطفی رضا خان علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: ”مصنف کی تحقیق کہ **جو چیز عادۃً بدن سے بہا کرتی ہو اور اس سے وضو نہ جاتا ہو جیسے آنسو، پسینہ، دودھ، بلغم، ناک کی ریزش وہ اگرچہ کتنی ہی کثرت سے نکلے ناقض وضو نہیں** اگرچہ اس کی کثرت بجائے خود ایک مرض گنی جاتی ہو۔“ (فتاوی رضویہ، ج 01 (الف)، ص 367، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم